آم کی بہتر پیداوار کے لیے کھادوں کی سفارشات



محمد یوسف، شہزادہ منور مہدی، محمد بلال

ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی پنجاب

ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

فون نمبر :042-99260323 فیکس نمبر :042-99260322

ای میل ایڈریس director_sfri@yahoo.com ویب سائٹ www.sfripunjab.gov.pk

آم کے لیے کھادوں کی ضروریات

پاکستان کو قدرت نے بہت سارے پھلوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان میں سے ایک آم ہے۔ پاکستانی آم ذائقے کے لحاظ سے پوری دنیا میں ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے آم کے باغات کسانوں کے لیے اچھی آمدنی کا ذریعہ اور قومی ترقی میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتے ہیں آم کی پیداوار کتنی زیادہ کیوں نہ حاصل کر لی جائے لیکن جب تک پھل کے معیار کو قائم نہ رکھا جائے گا اس سے اچھی آمدنی کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ منڈیوں میں آج کل بڑے مقابلے کا دور ہے خاص طور پر بین الاقوامی منڈیوں میں پھل کے معیار پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے کسان اکثر لاعلمی اور فنی علوم کی کمی کی وجہ سے پھل کو بروقت اور صحیح طریقے سے برداشت نہیں کر پاتے اس کی وجہ سے نہ صرف اس کے معیار پر انتہائی برا اثر بڑتا ہے بلکہ منڈیوں میں ایسے پھل کو پسند بھی نہیں کیا جاتا۔ جہاں برداشت کے طریقہ کار پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے اس سے پہلے اچھی پیداوار اور پھل کی اعلیٰ کوالٹی کی ضرورت ہے۔ اور اچھی پیداوار اور پھل کی کوالٹی کے لیے کھادوں کا متوازن اور بروقت استعمال بہت ضروری ہے۔

آب وہوا:

آم کے باغ کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار بنیادی طور پر آب وہوا اور زمین کی نوعیت پر ہے۔ آم کی کاشت کے لیے موزوں درجہ حرارت ۶ تا ۴۶ ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ پنجاب میں گرمیوں میں بعض اوقات درجہ ۴۹ ڈگر سینٹی گریڈ تک ہو جاتا ہے۔ اور اس دوران ہوا میں نمی کا تناسب بہت کم ہو جاتا ہے جس سے پودوں کی نشوونما رک جاتی ہے۔ آم کا بڑا پودا سردی برداشت کر سکتا ہے۔ تاہم خوابیدگی کے لیے ۱۵ تا ۲۰ ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت مناسب ہے۔

زمین:

☆ ایسی زمین جس کا کیمیائی تعامل 7.00 تا 8.00 اور نکاسی آب بہتر ہو تو آم کے لیے موزوں ہے۔

☆ زمین میں نامیاتی مادہ مناسب مقدار میں موجود ہونا چاہیے۔

☆ حل پذیر نمکیات کی مقدار کم ہونی چاہیے۔

☆ آم کے لیے موزوں زیر زمین سطح آب کم از کم ۵ میٹر یا اس سے زائد ہے۔

کھادوں کا استعمال:

آم کا پودا ہر سال مختلف ناگزیر مراحل سے گزرنے کے بعد پھل دینے کے قابل ہوتا ہے آم کے پودے کے سارے عوامل انتہائی حساس ہیں کھاد کی بروقت صحیح مقدار اچھی پیداوار کی ضامن ہے جبکہ بے وقت یا غیر ضروری دی جانے والی کھاد پودے کی پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

غذائی عناصر کی مقدار کا تعین:

آم کے باغات میں مختلف عناصر کی موجودگی کا پتہ درج ذیل طریقوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

۱) زمین کا تجزیہ ۲) پتوں کا تجزیہ

۳) کمی کی علامات

1۔ زمین کا تجزیہ:

اس کے ذریعے ہم زمین کی غذائی حالت اور عناصر کی فراہمی کے متعلق جان سکتے ہیں حکومت نے ضلعی اور ڈویژنل سطح پر لیبارٹریاں بنا رکھی ہیں۔ جہاں انتہائی معمولی قیمت پر مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کروایا جاسکتا ہے۔

2۔ پتوں کا تجزیہ

پتوں کا تجزیہ سے عناصر کبیرہ کے علاوہ عناصر صغیرہ کی کمی بیشی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نمونہ لینے کا طریقہ یہ ہے۔ 10 ایکٹر کے بلاک سے 20 درختوں سے 100 پتے حاصل کریں پتوں کی عمر 4 سے 6 ماہ ہونا ضروری ہے پتے درخت کے چاروں طرف سے لینے چاہیں۔

آم کے پودوں میں عناصر کبیرہ کی کمی کی علامات

1۔ نائٹروجن:

☆ نائٹروجن کی کمی سے ضیائی تالیف کا عمل سست ہو جاتا ہے۔

☆ پھول کم لگتے ہیں۔

☆ پتے کی نشوونما پر فرق پڑتا ہے۔

نائٹروجن کی زیادتی

زیادہ نائٹروجن کی وجہ سے پودے کی بڑھوتری میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے اور پھول آوری میں دیر ہو جاتی ہے پھل کی کوالٹی بھی متاثر ہوتی ہے۔

2۔ فاسفورس:

☆ فاسفورس کی کمی سے خلیات کی تقسیم متاثر ہوتی ہے۔

☆ جڑوں کی نشوونما بھی متاثر ہوتی ہے۔

☆ Inflorescence کی لمبائی کم ہو جاتی ہے۔

☆ پھل دیر سے پکتا ہے۔

3۔ پوٹاش:

☆ پوٹاش کی کمی سے پھل کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے اور کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

☆ پوٹاش کی زیادتی سے کیلشیم اور میگنیشیم کی مقدار میں فرق آجاتا ہے جو کہ پودے کے لیے نقصان کا باعث ہے

☆ پوٹاش کی کمی سے پرانے پتے نوک کی طرف سے سوکھ جاتے ہیں۔

''عناصر صغیرہ کی کمی کی علامات''

بوران:

☆ بوران کی کمی سے پھول آوری کم ہو جاتی ہے۔

☆ پولی نیشن کے عمل پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

☆ پھل کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے۔

☆ چھال پھٹ جاتی ہے اور گوند نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

زنک:

☆ پودے کی بالائی نشوونما رُک جاتی ہے۔

☆ نئی شاخوں پر پتے کا سائز چھوٹا ہو جاتا ہے اور پتے مڑ جاتے ہیں۔

☆ پتوں پر بے ترتیب لائنوں کا جال بن جاتا ہے۔

لوہا:

☆ نئے پتے نکلنا بند ہو جاتے ہیں۔

☆ تنا سوکھ جاتا ہے۔

☆ زیادہ کمی سے شاخیں سوکھ جاتی ہیں اور پودے مر جاتے ہیں۔

اجزاء کی مطلوبہ مقدار کا تعین کرنے کے لیے زمین اور پتوں کا کیمیائی تجزیہ ضروری ہے۔ اوسط زرخیزی کی حامل زمینوں میں کھادوں کا استعمال درج ذیل شرح سے کرنا چاہیے۔

کھاد دینے کے اوقات:

☆ دسمبر میں فاسفورس و پوٹاش اور گوبر کی کھاد ڈالیں۔

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن فروری میں ڈالیں۔

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن اپریل میں ڈالیں۔

☆ 1/3 حصہ نائٹروجن اگست میں ڈالیں۔

''آئرن: مقدار فی پودا کلوگراموں میں''

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد	یوریا	ٹی۔ایس۔پی/ڈی۔اے۔پی	پوٹاشیم سلفیٹ 50%	جپسم (کلوگرام)
6تا7سال	30	1.5	1.0	0.5	10 کلوگرام
8تا9سال	40	2.0	1.25	1.0	//
10تا12سال	60	2.5	1.50	1.50	//
13تا15سال	80	3.0	2.0	2.0	//
15سال سے زائد	120	3.0	2.0	2.0	//

''مختلف کھادوں میں موجود اجزا کی تفصیل (فیصد)''

کھاد	فیصد		
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
ڈی۔اے۔پی	18	46	0
مونو امونیم فاسفیٹ	11	48	0
ٹرپل سپر فاسفیٹ	0	46	0
امونیم سلفیٹ	21	0	0
امونیم نائٹریٹ	26	0	0
نائٹروفاس	23	23	0
یوریا	46	0	0
پوٹاشیم کلورائیڈ	0	0	60
پوٹاشیم سلفیٹ	0	0	50
سنگل سپر فاسفیٹ	0	14	0
سنگل سپر فاسفیٹ	0	18	0

''مختلف کھادوں میں موجود عناصر صغیرہ کی تفصیل (فیصد)''

21فیصد زنک	مونو ہائیڈریٹ
33فیصد زنک	ہیپٹا ہائیڈریٹ
30فیصد مینگانیز	مینگانیز سلفیٹ
24فیصد کاپر	کاپر سلفیٹ
20فیصد آئرن	فیرس سلفیٹ
11فیصد بورون	بوریکس
17فیصد بورون	بورک ایسڈ